ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر

یوم چہار شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۱	یکم ماہ وفا ۱۳۲۲ ھش	۲۶ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ	یکم ماہ جولائی ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۵۳

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۹ جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج ۱۲ بجے دن کی ڈاکٹری رپورٹ یہ ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً رو بصحت ہے لیکن تا حال کھانسی اور حرارت کی شکایت رہتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ و صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ کل شام پانچ بجے بذریعہ کار ڈلہوزی سے تشریف لائے۔

چوہدری محمد اکرم صاحب نمبردار چھور (سندھ) کی والدہ صاحبہ ۲۷ احسان کو صبح قریباً ۵ بجے موضع چھور ضلع شیخوپورہ میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

روزنامہ الفضل قادیان ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ

پبلک کی ایک بہت بڑی دقت

جن لوگوں کو آجکل براہ راست سودا سلف خریدنا پڑتا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ریزگاری نہ ملنے کی وجہ سے کس قدر تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ کوئی دوکان اور کوئی ادارہ ایسا نہیں۔ جہاں سے ریزگاری مل سکے۔ حتیٰ کہ ڈاکخانہ اور ریلوے سٹیشن پر پہونچ کر بھی یہ دقت دور نہیں ہو سکتی۔ آج کل سفر سخت مشکل ہے۔ اور بکنگ آفس پر ٹکٹیں حاصل کرنے والوں کا بہت بڑا اژدحام ہوتا ہے۔ لیکن اس غریب مسافر کی مایوسی کا آپ اندازہ کیجئے۔ جو اس گرمی کے موسم میں پسینہ میں شرابور ہو کر اور دوسرے مسافروں کے دھکے کھاتا ہوا کھڑکی کے پاس پہونچتا ہے اور وہاں پہونچ کر اسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ٹکٹ حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جس سٹیشن پر وہ جانا چاہتا ہے۔ اس کا کرایہ بارہ آنہ ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک روپیہ کا نوٹ ہے۔ بازار میں سودا لینے جائے تو عجیب حیرانی ہوتی ہے۔ دکانوں پر مطلوبہ اشیاء اور آپ کی جیب میں نوٹ موجود ہیں۔ مگر چیز مل نہیں سکتی دوکاندار عام طور پر سودا بیچنے سے قبل یہ وضاحت کرا لینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ٹوٹے ہوئے پیسے گاہک کے پاس ہیں یا نہیں اور اگر نہ ہوں۔ تو وہ سودا حاصل نہیں کر سکتا۔ خواہ ضرورت کتنی ہی شدید کیوں نہ ہو۔ کس قدر بے بسی کا عالم ہے چیزوں کی قیمتوں میں جو گرانی تھی۔ اور گراں قیمت پر بھی بعض چیزوں کے حاصل کرنے میں جو مشکلات تھیں وہ تو تھیں ہی مگر ریزگاری کی مصیبت سب سے بڑھ گئی ہے۔

حکومت کا فرض ہے۔ کہ پبلک کو اس مصیبت سے نجات دلائے۔ اور ایسا تسلی بخش انتظام کرے۔ کہ کم سے کم ان لوگوں کو جو قیمت ادا کر سکیں۔ وہ چیزیں تو آسانی سے مل سکیں۔ جو بازار میں عام بکتی ہیں۔ اور جن کی خرید و فروخت پر کوئی پابندی نہیں۔

حکومتِ پنجاب کا ایک مستحسن اقدام

اس گرانی اور سخت مشکلات کے زمانہ میں دیکھا جائے۔ تو سب سے زیادہ قابل رحم اور قابل امداد حالت ملازمت پیشہ لوگوں کی ہے۔ تاجر پیشہ خوب روپیہ کما رہے ہیں۔ کاریگر اور صناع بھی مزے میں ہیں۔ حتیٰ کہ زمیندار جو چند سال قبل غربت و افلاس کی عبرتناک تصویر تھا۔ آج اس کی حالت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت حد تک سدھر چکی ہے۔ اور صرف ملازمت پیشہ طبقہ ہی ہے۔ جس پر گرانی وغیرہ کا سب سے زیادہ اثر پڑ رہا ہے۔ اور اس لئے اس طبقہ کی امداد کے لئے جو بھی قدم اٹھایا جائے۔ وہ لائق تحسین ہے۔ اور گو اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کی نسبت سے یہ امداد بھی بہت تھوڑی ہے۔ تاہم قابل قدر ضرور ہے۔

پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے جو ملازم ۷۵ سے اڑھائی سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہیں۔ انہیں بیس فیصدی گرانی کا الاؤنس دیا جائے۔ ۷۵ سے کم تنخواہ پانے والوں کے الاؤنس میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔ اس کے لئے حکومت کو مزید ایک کروڑ روپیہ کا خرچ برداشت کرنا پڑے گا۔ مگر وزارت خزانہ نے اس رقم کا انتظام کر لیا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایڈریس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پتہ حسب ذیل ہے

(۱) کیتھولک روڈ ۔ صدر بازار ڈلہوزی یا (۲) معرفت پوسٹماسٹر صاحب ڈلہوزی

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دُعا و صدقات

محمد آباد (سندھ) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت و درازیٔ عمر کے لئے انفرادی و مجموعی طور پر دعا کی جا رہی ہے۔ نیز چھ بکرے بطور صدقہ ذبح کئے۔ اور غرباء میں گندم تقسیم کی گئی۔ کیرنگ (اڑیسہ) محلہ وار جلسہ کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دُعا کی گئی۔ اور جمعرات و پیر کے دن روزہ رکھا گیا۔ دو بکرے ذبح کر کے صدقہ دیا گیا۔ راولپنڈی۔ مجموعی اور انفرادی طور پر دعائیں کیں۔ اور مبلغ ۲۴ روپے صدقہ کے طور پر قادیان حضور انور کے اعلان کے ماتحت بھیجے گئے۔

موضع بھامبڑی میں زخمی ہونے والے احباب کے متعلق اطلاع

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جو موضع بھامبڑی میں مخالفین کے حملہ کے نتیجہ میں مجروح ہو گئے تھے اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے روبصحت ہیں۔ دیگر مجروحین بھی صحت یاب ہو رہے ہیں۔ ماسٹر محمد فضل داد صاحب نور ہسپتال سے ڈسچارج ہو چکے ہیں۔

ایک گزشتہ پرچہ میں لکھا گیا تھا۔ کہ پولیس نے جن لوگوں سے ضمانتیں طلب کیں۔ ان سب نے سوائے مولوی ول محمد صاحب کے جو قادیان سے باہر ہیں ضمانتیں داخل کر دیں۔ بعد میں واپس آنے پر مولوی صاحب موصوف نے خود تھانہ سری گوبند پور پہنچ کر ضمانت داخل کر دی تھی۔

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا جلسہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جلسہ ہذا ۳ و ۴ جولائی ۱۹۴۳ء کو ہو رہا ہے۔ مرکز سے مبلغین تشریف لائیں گے۔ گرد و نواح کے احباب شریک ہو کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار ولائت شاہ امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین

تلاش عزیز

(۱) میرا لڑکا عزیزی عبدالستار لیس نائک نمبر ۱۵-۱۱۱۰ بنگلور کیمپ سے برائے تکمیل کورس جبل پور آیا ہوا تھا۔ عرصہ دو ماہ سے عزیز کی کوئی چٹھی نہیں آئی۔ اگر یہ سطور کسی احمدی دوست کی معرفت عزیز موصوف کی نظر سے گذریں تو عزیز کو فی الفور اپنی خیریت سے مطلع کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی مغموم دادی صاحبہ بہت تشویش میں ہیں۔ خاکسار عبدالحکیم احمدی انجمن احمدیہ درگانوالی ڈاکخانہ رسول پور ضلع سیالکوٹ (۲) ایک لڑکا عبدالوہاب نام جو درزی کا کام سیکھتا تھا عرصہ دس یوم سے بلا اطلاع کہیں چلا گیا ہے۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو دس کی اطلاع کر دیں۔ عمر پندرہ سال قد درمیانہ۔ رنگ سانولہ۔ منہ لمبا پتلا۔ گلے پر سامنے کی طرف زخم کا نشان۔ سیاہ چارخانہ کی قمیص۔ سفید سلوار۔ پاؤں میں چپلی۔ سر پر کالی ٹوپی۔ آنکھیں بڑی جو بجائے گول کے بیضوی اور لمبی ہیں۔ ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔

ایک احمدی نوجوان کی ترقی

مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل اللہ تعالےٰ کے فضل سے جالندھر ایریا کے لئے اکسٹرا اسسٹنٹ ٹیکنیکل ریکروٹنگ آفیسر مقرر ہوئے ہیں۔ سردست ان کا ہیڈکوارٹر قادیان ہوگا۔

مجلس انصار اللہ نیروبی کے عہدہ دار

مجلس انصار اللہ نیروبی افریقہ کے لئے حاجی سیٹھ ایوب یعقوب صاحب کو زعیم اور چودھری عبدالواحد صاحب کو سیکرٹری مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت مقامی سے درخواست ہے۔ کہ ان کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ خاکسار شیر علی صدر مجلس انصار اللہ قادیان

اخراج از جماعت و مقاطعہ

سید امیر حسین شاہ صاحب امام الصلوٰۃ نورنگ ضلع گجرات کے خلاف یہ شکایت تھی۔ کہ انہوں نے دو احمدی لڑکیوں کے نکاح غیر احمدیوں سے پڑھائے۔ اور آئندہ بھی ان سے اس قسم کا فعل سرزد ہونے کا امکان تھا۔ بعد تحقیق یہ شکایت پایۂ ثبوت کو پہنچنے پر معاملہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کر کے حضور کی منظوری سے سید امیر حسین شاہ صاحب کو اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ ناظر امور عامہ

درخواست ہائے دُعا

(۱) مولوی ذوالفقار علی خان صاحب رام پوری بعارضہ درد قولنج بیمار ہیں۔ (۲) سید سجاد حیدر جاوید سیالکوٹ کی ہمشیرہ بہت بیمار ہیں (۳) عبدالحکیم صاحب محلہ دارالرحمت کے لڑکے مولوی ذکار اللہ کی آنکھ میں لوہے کی کوئی باریک چیز چبھ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے زخم ہو گیا ہے۔ (۴) مولوی محمد عمر صاحب بی۔ اے کلکتہ سخت بیمار ہیں (۵) ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بنگالی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ایک ہفتہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ (۶) بی۔ ایم صاحب بٹ سینی ٹوریم سالی میں خود اور ان کی اہلیہ بعارضہ تپ دق بیمار ہیں۔ (۷) عبدالحکیم صاحب فیلڈ پوسٹ ماسٹر سمندر پار گئے ہوئے ہیں۔ احباب ان سب کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بمقام دہلی بتاریخ ۱۱ مئی ۱۹۴۳ء میرے لڑکے عزیز عبدالرشید سلمہٗ بی۔ اے۔ ایل ایل بی کا نکاح عزیزہ سیدۃ النساء سلمہا بنت مولوی عبدالرشید خان صاحب مرحوم بنارسی کے ساتھ بعوض دو ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ یہ رشتہ جانبین اور ان کے خاندان کے لئے ہر طرح سے بابرکت ہو۔ خاکسار محمد حسین ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر مدارس اسلامیہ الہ آباد

ولادت

(۱) میرے بھائی امام حسین صاحب کے ہاں ۲۲ جون لڑکا پیدا ہوا۔ احباب دعا کریں رب العزت اس کو مبارک اور بابرکت کرے۔ خاکسار عبدالرحمٰن احمدی درگاہی (۲) ۲۵ جون خاکسار کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ احباب زچہ و بچہ کی صحت و درازیٔ عمر کیلئے دعا کریں خاکسار عبدالغفور خان محمد آباد (سندھ)

دعائے مغفرت

(۳) میرے ماموں ملک نبی بخش صاحب مورخہ ۳ جون سمبڑیال ضلع سیالکوٹ میں فوت ہو گئے انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک ظہور احمد سمبڑیالوی

یکم جولائی ۱۹۴۳ء کو یاد رکھیں

انصار قادیان محلہ دارالرحمت۔ دارالانوار و حلقہ شرقی و پرانی آبادی یعنی باب الانوار و چوک مرزا سلطان احمد صاحب نے یکم جولائی ۱۹۴۳ء کو اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ پر جانا ہوگا۔ ان حلقوں کے زعما صاحبان کوشش سے دوستوں کو تبلیغ پر بھجوانے کے ذمہ دار ہیں۔ شیر علی عفی عنہ صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آج سے ۵۴ سال قبل کے

تین نادر مکتوب

ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین وہ مکتوب شائع کئے جاتے ہیں جو ۱۸۹۹ء میں حضور پُرنور نے حافظ محمد یوسف صاحب اور منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کے نام لکھے۔ ان میں سے دو مؤخر الذکر نے اپنی کتاب "عصائے موسیٰ" میں شائع کر دیئے تیسرے خط کا ایک حصہ اسی پارٹی کے ایک دوسرے ممبر سردار بہادر سید امیر علی شاہ صاحب رسالدار میجر نے اپنے رسالہ "خلاف بیانی جماعت قادیانی" میں انہی دنوں شائع کیا تھا چونکہ ہر سہ خطوط حضرت اقدس کی کسی کتاب میں شائع نہیں ہوئے۔ اور نہ ہی مجموعہ مکاتیب میں چھپے ہیں۔ اس لئے آج ہم انہیں مذکورہ بالا کتب سے نقل کر کے الفضل میں شائع کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان مکتوبات کا ذکر حقیقۃ الوحی میں فرمایا ہے۔ ان خطوط کے بعد منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ کے ساتھ جو کچھ ہوا۔ اور جس رنگ میں اس "ملہم پارٹی" کو ندامت و شرمندگی اٹھانی پڑی۔ اس کی تفصیل کے لئے احباب تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۷ تا ۱۵۲ پڑھیں۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ کا انجام کیسا ہوا۔ اور اس کی پارٹی کو کس طرح خفت و ندامت اٹھانی پڑی

خاکسار۔ ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

پہلا خط بنام حافظ محمد یوسف صاحب

میرے پاس شیخ حامد علی صاحب ساکن تھہ غلام نبی نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ حافظ محمد یوسف صاحب ڈپٹی کلکٹر انہار نے مجھ سے یہ کہا تھا۔ کہ منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہور کو مرزا غلام احمد کی نسبت کئی الہامات ایسے ہوئے ہیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ منشی صاحب موصوف کو یہ خبر دیتا ہے۔ کہ غلام احمد مُسرف کذاب ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر الہام ہوئے ہیں۔ لیکن منشی صاحب اس مصلحت سے ان الہامات کو کسی اشتہار کے ذریعہ سے شائع نہیں کرتے۔ کہ مبادا مرزا غلام احمد ہم پر انگریزی عدالت میں نالش کر دے ہاں اگر مرزا غلام احمد یہ تحریری وعدہ لکھ دے کہ میں نالش نہیں کروں گا۔ تو ہم وعدہ کرتے ہیں۔ کہ ہفتہ عشرہ میں کسی اشتہار یا اخبار کے ذریعہ سے ان الہامات کو منشی الٰہی [بخش]ؔ صاحب کے ہاتھ سے شائع کرا دینگے۔ پس چونکہ یہ طریق نہایت عمدہ ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس سے کوئی فیصلہ ہو جائے۔ اس لئے میں حضرت عزت کی قسم کھا کر لکھتا ہوں۔ کہ میں ایسے الہامات کے شائع کرنے سے کسی عدالت میں نالش نہیں کروں گا۔ ہاں یہ شرط ہے بلکہ نہایت ضروری شرط ہے۔ کہ منشی الٰہی بخش صاحب خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر الہامات شائع کریں یعنی تحریر الہامات کے پہلے یہ قسم کھائیں کہ مجھے اللہ جلشانہ کی قسم ہے۔ کہ جو الہامات ذیل میں لکھتا ہوں۔ وہ درحقیقت خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ اور اگر اس تحریر میں میری طرف سے کوئی گستاخی یا جھوٹ یا افترا ہے تو خدا تعالےٰ اس افترا کا مجھے پاداش دے۔ یہ لکھ کر یہ الہامات لکھ دیں؛

سو میں یہ رقعہ بخدمت حافظ محمد یوسف صاحب اس غرض سے لکھتا ہوں۔

الراقم۔ مرزا غلام احمد بقلم خود

مکرر یہ کہ یہ بھی شرط ہے۔ کہ منشی الٰہی بخش صاحب اپنے تکذیب تفسیق کے الہامات کو اپنے نام اور پورے پتہ و سکونت وغیرہ سے شائع کریں۔ اور اگر ایسا نہ ہوا۔ تو پھر تین ہفتہ تک انتظار کر کے یہ رقعہ کسی اشتہار یا اخبار کے ذریعہ سے شائع کر دیا جائے گا۔ اس کی ایک نقل اسی غرض سے رکھی گئی ہے

دستخط ۲۷ر اپریل ۹۹ء

گواہ شد۔ دستخط عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا۔ گواہ شد دستخط مرزا خدا بخش گواہ شد (دستخط) نورالدین عفا اللہ عنہ گواہ شد (دستخط) معراج الدین عفی عنہ بقلم خود گواہ شد (دستخط) عبدالکریم سیالکوٹی

منقول از عصائے موسیٰ مصنفہ منشی الٰہی بخش صفحہ ۲ و ۳ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی سنہ ۱۹۰۰ء

دوسرا خط بنام حافظ محمد یوسف صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی

بخدمت اخویم مکرمی حافظ محمد یوسف صاحب ۱۵ مئی سنہ ۱۸۹۹

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہونچا۔ اگرچہ وہ شرائط جو میں نے لکھے تھے وہ سب قوم کے فائدہ کے لئے لکھے تھے۔ اور ان کے لکھنے سے نہ یہ غرض تھی۔ کہ حضرت منشی الٰہی بخش صاحب پر مجھے اعتبار نہیں۔ اور نہ یہ غرض تھی۔ کہ میں نعوذ باللہ ان کے لئے کوئی بدمنصوبہ سوچتا ہوں محض نیک نیتی سے لکھا گیا تھا۔ لیکن چونکہ مجھے آسمانی فیصلہ مطلوب ہے۔ یعنی یہ مدعا ہے۔ کہ تا لوگ ایسے شخص کو شناخت کر کے جس کا وجود حقیقت میں ان کے لئے مفید ہے راہ راست پر مستقیم ہو جائیں اور تا لوگ اس شخص کو شناخت کر لیں۔ جو درحقیقت خدا تعالےٰ کی طرف سے امام ہے۔ اور ابھی تک یہ کس کو معلوم ہے۔ کہ وہ کون ہے۔ صرف خدا کو معلوم ہے۔ یا ان کو جن کو خدا تعالےٰ کی طرف سے بصیرت دی گئی ہے۔ اس لئے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ پس اگر جناب منشی الٰہی صاحب[1] کے الہامات درحقیقت خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں تو وہ الہام جو میری نسبت ان کو ہوئے ہیں۔ اپنی سچائی کا کوئی کرشمہ ظاہر کریں گے اور اس طرح یہ خلقت جو واجب الرحم ہے۔ مُسرف کذاب سے نجات پا جائے گی۔ اور اگر خدا تعالےٰ کے علم میں کوئی ایسا امر ہے۔ جو اس بدظنی کے برخلاف ہے۔ تو وہ امر روشن ہو جائے گا۔ لہٰذا میں اس بات سے تو باز آیا۔ کہ منشی صاحب کے مونہہ سے قسم کا اقرار لوں۔ گو خدا تعالےٰ نے بھی قسمیں کھائی ہیں۔ اور ہمارے سید اور رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کے سامنے بعض اوقات قسمیں کھایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے والذی نفسی بیدہٖ۔ لیکن میں علم لوگوں کو زیادہ توجہ دلانے کے لئے خود منشی الٰہی بخش صاحب کو قسم دیتا ہوں۔ اور میری طرف سے منشی صاحب موصوف کو یہ قسم ہے۔ کہ اے منشی الٰہی بخش صاحب آپ کو اس خدائے قادر ذوالجلال غیور کی قسم ہے۔ کہ میری نسبت جس قدر آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے الہامات ہوئے ہیں وہ سب کے سب معہ ترجمہ لکھ کر کسی اشتہار کے ذریعہ سے شائع کر دیجئے۔ میں آپ کو اے منشی الٰہی بخش صاحب پھر اس قادر قدوس کی قسم دیتا ہوں۔ کہ آپ ان الہامات میں سے جو آپ نے حافظ محمد یوسف صاحب کو یا حضرت منشی عبدالحق صاحب کو یا کسی اور کو سنائے ہیں یا ابھی سنائے نہیں کوئی الہام مخفی نہ رکھئے۔ میں پھر تیسری مرتبہ اے منشی الٰہی بخش صاحب آپ کو اس حی وقیوم لا الہ الا اللہ کے مصداق کی قسم دیتا ہوں۔ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قرآن شریف نازل کیا ہے۔ اور قسم کا منشا یہی ہے کہ آپ اسی کے مونہہ کے لئے اسی کی عزت کے لئے اسی کے نام کے ادب کے لئے وہ کل الہامات جو میری نسبت آپ کو ہوئے ہیں۔ اس خط کے پہونچنے سے ایک ہفتہ تک کسی اشتہار کے ذریعہ سے شائع کرا دیجئے۔ اور وہ اشتہار میری طرف بھی بھیج دیجئے۔ اور کوئی الہام جو میری نسبت ہو چکا ہے مخفی نہ رکھئے۔ بعد میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ نعوذ باللہ میری طرف سے نہ کوئی آپ پر نالش ہوگی۔ اور نہ کسی قسم کا بے جا حملہ آپ کی وجاہت و شان پر ہوگا۔ میں جانتا ہوں۔ ۔۔۔ کہ ایسے سب کام بدذاتی ہیں

---

[1] یہاں بخش چھوٹ گیا ہے۔ ناقل

ؔ لفظ بخش چھوٹ گیا معلوم ہوتا ہے۔ ناقل

میں صرف خدا تعالےٰ سے عقدہ کشائی چاہونگا تا وہ لوگ جو مجھے مُفتری اور کذاب کا نام دیتے ہیں۔ جو قرآن میں فرعون اور کسی اشد کافر کا نام ہے۔ اور وہ لوگ میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان میں اللہ تعالےٰ آپ فیصلہ کرے میں نے تین قسموں کے ساتھ آپ کی خدمت میں عرض کی ہے۔ اور یہ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام پیغمبروں کی ہے۔ کہ جب قسم دے کر ان کو پوچھا جاتا تھا۔ تو وہ اس جواب کو بغیر کم یا زیادہ کرنے کے اور بغیر کسی قسم کی خیانت و تحریف کے ٹھیک ٹھیک مطابق واقعہ بیان کر دیتے۔ سو اب اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا آپ اپنے مونہہ سے قسم کھانے سے الگ رہئے۔ مگر میرا مدعا بھی اس طور سے حاصل ہو جائے گا۔ ضرور نہیں کہ اظہار قسم کرو۔ دستخط مرزا غلام احمد

(منقول از عصائے موسیٰ صفحہ ۵۲۸)

تیسرا نا تمام خط بنام منشی الٰہی بخش صاحب (مندرجہ بالا ہر دو خطوط کے بعد اب اس مکتوب کا وہ تمام حصہ درج کیا جاتا ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کے نام لکھا تھا۔ اور جو مکمل نہیں بلکہ اس کا ایک ادھورا ٹکڑا شائع کیا گیا ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی مل سکا غنیمت ہے۔ کوشش جاری ہے۔ اگر یہ مکمل صورت میں کہیں سے مل گیا۔ تو اسے پھر شائع کر دیا جائیگا (خاکسار ناشر)

جس دعوے کے ساتھ خدا تعالےٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ اس کے مقابل پر عبداللہ صاحب (اس سے مراد مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ہیں۔ ناقل) کی کیا حیثیت اور سرمایہ ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ اگر وہ اس وقت زندہ ہوتے تو وہ میرے خادموں اور تابعداروں میں داخل ہو جاتے۔ خدا و رسول نے مولوی عبداللہ کا کوئی درجہ مقرر نہیں کیا۔ اور نہ ان کے بارہ میں کوئی خبر دی۔ لیکن میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ میں وہی ہوں۔ اور اسی نور میں میرا پودہ لگایا گیا ہے۔ جس نور کا وارث مہدیٔ آخر الزمان ہونا چاہیئے۔ میں وہی مہدی ہوں۔ جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ ابوبکر کیا۔ وہ تو بعض انبیاء سے بھی افضل ہے وغیرہ۔ کیا یہ عبداللہ اس مہدی اور مسیح موعود کے درجہ پر ہو سکتا ہے جس کو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا وغیرہ الخ (منقول از حقانی بیانی جماعت قادیانی مصنفہ سردار بہادر سید امیر علی شاہ صاحب رسالدار میجر مطبوعہ لاہور حاشیہ صفحہ ۱۷-۱۸)

پانچ ہزاری فوج میں اپنا نام رجسٹر کرالو

مکرمی شیخ مبارک علی صاحب تاجر کوہاٹان افریقہ نے سال چہارم میں ۵۰۰ شلنگ۔ پانچویں سال ۵۰۲۰ اور چھٹے سال ۵۴۰، اور ساتھ ہی سال اول ۲۰۔ سال دوم ۲۲ سال سوم ۲۵ شلنگ بھی ادا کئے۔ تا چھ سال پورے ادا ہو جائیں۔ ساتویں سال ۵۶۰ آٹھواں سال ۵۹۰ شلنگ ادا کرکے سال نہم میں بھی بغیر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ پڑھے۔ چھ سو شلنگ وعدہ لکھوا چکے تھے اس عرصہ میں ان کو حضور کا سال نہم کا خطبہ پہونچا وہ لکھتے ہیں۔

خطبہ سال نہم موصول ہوا۔ پڑھ کر دل کو بڑی خوشی ہوئی۔ میں نے سال نہم کے واسطے چھ سو شلنگ کا وعدہ تو جماعت ٹبورا میں لکھوایا تھا۔ کاروبار کے لحاظ سے یہ سال بہت خراب ہے۔ اس جگہ بارش نہیں ہوئی۔ فصل بھی بہت کم ہے۔ بیوپار بھی بہت مدھم ہے۔ بظاہر حالات امید کم ہے۔ میں نے ان حالات کا ذکر اپنی اہلیہ سے کیا۔ تو اس نے میری بات سنتے ہی کہا۔ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی امید رکھو فکر نہ کرو۔ اللہ تعالےٰ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ کیونکہ اب تحریکِ جدید کے صرف دو سال رہ گئے۔ حضرت کا ارشاد بھی ہے۔ کہ ان آخری تین سالوں میں (یعنی سال ہشتم۔ سال نہم اور سال دہم میں) بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے۔ پھر یہ موقعہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ میں اپنی اہلیہ صاحبہ کے دلیری اور جرأت دلانے پر اطلاع دیتا ہوں۔ کہ میرا وعدہ بجائے ۶۰۰ شلنگ کے آٹھ سو شلنگ حضور کے پیش کرکے دعا کی درخواست کی جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

بیرون ہند کے احباب کو معلوم رہنا چاہیئے۔ کہ سال نہم کے وعدوں کا سو فیصدی مرکز میں ۳۱ جولائی سنہ ۴۳ء تک بصورت چیک۔ ڈرافٹ پوسٹل آرڈر یا امانت تحریک جدید کی مد سے یا ذاتی امانت سے۔ داخل کر لینا سابقون اولون کی فہرست اول میں آنا ہے۔

مکرمی ملک احمد حسین صاحب نیروبی کو جب سال نہم کا خطبہ پہونچا۔ تو آپ نے اپریل کے پہلے عشرہ میں ۱۰۵۔ ۱۱۰۔ ۱۱۵۔ ۱۲۰۔ ۱۲۵۔ ۱۳۰۔ ۱۳۵۔ ۱۴۰۔ ۱۴۵ = ۱۱۲۵ شلنگ نقد بذریعہ چارٹ ارسال کئے۔ مگر میں نے لکھا۔ کہ آپ نے سال اول ۱۲۰۔ ۱۸۰۔ ۲۰۰۔ ۱۲۰۔ ۱۲۵ ادا کئے ہوئے ہیں۔ تو آپ نے کہا۔ کہ میں سال چہارم سے بجائے ۱۰۵ کے ۲۱۰ شلنگ دوں گا۔ اس طرح اب یوں ادا کرتا ہوں۔ ۱۲۰۔ ۱۸۰۔ ۲۰۰۔ ۲۱۰۔ ۲۲۰۔ ۲۳۰۔ ۲۳۵۔ ۲۴۰۔ ۲۵۰ = ۱۸۸۵! شلنگ تا میرا ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ ہو جائے۔ اور زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ملک احمد حسین صاحب نے ایک رات نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عہد کیا۔ کہ وہ اپنی وصیت اب بجائے دسویں حصہ کے تیسرے حصے کی کریں گی۔ چنانچہ اب وہ اپنے مہر ۷۰۰ روپے کے تیسرے حصہ کی رقم ۲۳۳-۵-۴ روپے ارسال کرتی ہیں۔ اور ساتھ ہی تحریک جدید کے ۲۰-۲۵-۳۰-۳۵-۴۰-۴۵-۵۰-۵۵ اور ۶۰ = ۳۶۰ شلنگ بھی ادا کرتی ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

بیرون ہند یا ہندوستان کے وہ لوگ جنہوں نے گزشتہ کسی سال میں حصہ لیا تھا۔ مگر کسی معذوری سے اسے جاری نہ رکھ سکے۔ اور اب ان کی معذوری دُور ہو چکی ہے۔ یا وہ جنہوں نے اب بیعت کی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ نہ صرف سال نہم میں ہی شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔ بلکہ نو سالوں کا ہر سال اضافہ کے ساتھ دے کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج میں اپنا نام رجسٹر کرالیں۔ مگر زمیندار اور بیرون ہند کے احباب کو یہ بھی بھولنا نہ چاہیئے۔ کہ سال نہم کا چندہ ۳۱ جولائی تک داخل ہو جانا ان کے لئے زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اور حضور کی دعا حاصل کرنے کا ذریعہ۔ نیز وہ شہری جن کی رقم ابھی تک پوری داخل نہیں ہوئی۔ وہ بھی کوشش کریں۔ اور ۳۱ جولائی تک اپنا چندہ داخل کرلیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ضروری تصحیح

۲۹ جون سنہ ۴۳ء کے الفضل میں "چند رباعیات" کے عنوان کے نیچے رباعی نمبر ۵ میں پہلے شعر کا دوسرا مصرع غلط چھپ گیا ہے "رخا موش کیڑے دن" غلط ہے صحیح یوں ہے "خاموش گئے روز"

ہندوؤں کے نزدیک اوتار کے ظہور میں ایک مہینہ باقی ہے؟

(۲)

ہندو بھائی اس بات پر شاستروں کے رُو سے یقین رکھتے ہیں کہ آنیوالا اوتار سنبھل گرام میں پنڈت وشنو یش کے گھر میں پیدا ہوگا۔ اور آپکی ماتا کا نام سومتی ہوگا لیکن اب ان میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہوگیا ہے جو یہ مانتا ہے کہ ضروری نہیں کہ آنے والے اوتار میں ظاہرا طور پر یہ باتیں پائی جائیں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ سارے کے سارے استعارات ہوں۔ جن کے مطلب اور بھی ہوسکتے ہیں۔ ستیہ یگ سبھا کے پرسدھ کارکن لکھتے ہیں۔ کہ یہ کوئی نیم نہیں جان پڑتا۔ کہ جیسا گرنتھوں میں لکھا ہو۔ اسی دیش (ملک) اسی جاتی (قوم) اسی نام والے انسان کے گھر میں ہی ہر بار بھگوان جنم لیا کریں۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو بیوقوف سے بیوقوف بھی اوتار کو پہچان لے۔ اور اگر عوام نہ بھی پہچان سکیں تو وہ لوگ جنہوں نے شاستروں۔ گرنتھوں کا مطالعہ کیا ہے ان کے لئے ان کا پہچاننا بہت آسان ہو جاتا۔ لیکن اتہاسک طور پر یہ غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ جتنے بھی اوتار آئے۔ ان کا نرادر کرنے والے بڑے بڑے سنسکرت ودوان ہی تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ پرماتما کی لیلا ہے جس کو کوئی نہیں جان سکتا۔ جس کا بھید سمجھنے میں دیوتا بھی سمرتھ نہیں۔ پھر انسان کی کیا طاقت ہے کہ اس کے بھیدوں کو جان سکے۔ پرماتما کی مایا ہے کہ وہ جہاں چاہے جب چاہے جس جاتی میں چاہے جنم دھارن کر کے اپنے بھگتوں کی رکھشا کر سکتے ہیں۔

ستیہ یگ ۱۹۴۰ء جنوری

پھر لکھا ہے کہ ”گپت روپ تریو پربھو۔ گنے جان سب کوئے۔ ان سب باتوں سے یہ ظاہر ہے کہ پرتھوی پر پربھو اپنی اپار دیا سے اوتار تو بنتے ہیں پر انکو بہت کم لوگ پہچان سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ شاستروں کے بتائے ہوئے نشانات و علامات کے مطابق ہی ہر یگ میں جنم لیں۔ شاستروں میں تو صرف النکار ہیں۔ جن کا ارتھ جاننے کے لئے ایشوری گیان کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کلکی اوتار بھی فلاں گاؤں میں ہونگے یا فلاں آدمی کے گھر میں جنم لینگے۔ اسی طرح کا راگ الاپتے رہنا ایک بھرم ہے۔ جس سے آدمی کبھی بھی اوتاروں کو نہیں پہچان سکتا اب پرشن یہ ہوسکتا ہے کہ جب اوتاروں میں شاستروں کی ساری باتیں نہیں گھٹتیں۔ تو ہمارے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ سچا ہے یا جھوٹا۔ کیونکہ ہم ہر روز سنتے ہیں کہ فلاں جگہ پر ایک آدمی نے کرشن اوتار ہونے کا دعویٰ کیا۔ کوئی اوتار کو کسی اور جگہ بتاتا ہے۔ اور کوئی کہیں۔ کیا یہ سارے کے سارے جھوٹے نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اعتراض واقعی اہم ہے۔ لیکن میری ایک پرارتھنا ہے کہ جو نیم عام طور پر اوتاروں میں بتائے گئے ہیں۔ وہ ان تمام پر لاگو نہیں ہوتے۔ پرماتما کے اوتاروں اور جھوٹے اوتاروں میں زمین و آسمان کا فرق ہے اوتار کے سمے میں جھوٹے اوتاروں کا کھڑا ہونا بھی انکی صداقت کی دلیل ہے۔ جیسا کہ بھگوان کرشن کے سمے میں بھی جعلی کرشن (نقلی اوتار) کی کتھا مشہور ہے۔ پرنتو جس کارج کیلئے بھگوان نے جنم دھارن کیا تھا۔ وہ اس میں سپھل ہوئے اور نقلی باسدیو ناکام رہا۔ ستیہ یگ ۱۵۸“

پھر لکھا ہے کہ ”پرماتما کے ہزاروں اوتار ہوئے ہیں لیکن عوام انکی پہچان میں ہمیشہ ناکام رہے ہیں۔ جبتک کہ ایشور کی کرپا انپر نہ ہوئی۔ اسی طرح کلکی اوتار یا کسی اور نام سے بھگوان سنبھل یا کسی اور گاؤں میں پرگٹ ہوگئے ہوں یا ہونیوالے ہوں یا ابھی نہیں ہوئے۔ لیکن اس میں سندیہہ نہیں کہ بھگوان کے انہی بھگتوں کو درشن ہونگے جن کے دل میں پریم ہے۔ جن لوگوں کو پرماتما سے پریم نہیں ان کو تو ساری آیو اوتار کے درشن نہ ہونگے۔“ ۶۳

مندرجہ بالا حوالہ جات میں ہندوؤں نے اقرار کیا ہے کہ ضروری نہیں کہ آنیوالا اوتار برہمن کے گھر ہو یا سنبھل گرام میں ہو۔ بلکہ یہ ممکن ہے کہ وہ کسی بھی جاتی سے اور کسی بھی اور گرام میں جنم دھارن کر سکتا ہے۔ اور انکو پہچاننا بہت مشکل ہے۔ ہاں جس پر ایشور کی کرپا ہوگی وہ اسکو پہچان سکیگا

پھر ہندوؤں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ آنیوالا اوتار وشنو یش کے گھر جنم لیگا۔ لیکن اب ہندو پنڈت اسکے بھی معنے کر رہے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ”اس شلوک کا ارتھ کئی پنڈتوں نے جنم لینا لکھا ہے۔ لیکن یہ معنی غلط ہیں۔ کیونکہ پرادربھوتی کا ارتھ سنسکرت میں کبھی بھی جنم لینا نہیں ہوتا۔ اس کیلئے پنڈتوں نے دیاکرن اور لغت کے کئی حوالجات دئے ہیں اور میرے ساتھ کو ہی ٹھیک بتایا ہے۔ اس سے یہ جان پڑتا ہے کہ کلکی اوتار وشنو یش کے پتر نہیں ہیں۔ بھاگوت میں کلکی کے پتا کا کوئی نام نہیں بتایا گیا بلکہ لکھا ہے کہ وشنو یش کے برہمن کے گھر سومتی ماتا سے بھگوان اوتیرن ہونگے۔ اس کا ارتھ یہ ہوا کہ وشنو یش گایتی یا سا وشنو یشا۔ سومتی یعنی پوتر ہے۔ متی (عقل) جسکی ارتھات آپ کی ماتا عقلمند۔ ایشور بھگت ہوگی۔ اور وشنو یش کا یہ ارتھ کہ وشنو کے سمان اسکی عزت و شہرت ہوگی۔ یا یہ کہ جو ہر وقت وشنو کی بھگتی کرتا رہتا ہے۔ پس یہ کہنا کہ ضروری ہے کہ جبتک بھگوان کے پتا اور ماتا کا نام وہی نہ ہو۔ جو کہ بھاگوت میں لکھا ہے تب تک انکو نہ سویکار کریں یہ بھول ہے۔ کیونکہ ان شبدوں کے کئی ارتھ ہیں۔ ہاں ان شبدوں نے انکو النکار روپ میں بیان فرمایا کہ پرماتما جس کو بدھی دے وہ انکو سویکار کریں۔“ ستیہ یگ ۱۳۶

اسکے بعد یہی صاحب ہندو جاتی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”کرشن بھگتو سا دھان ہو جاؤ کیونکہ اب سنسار میں پرماتما کے اوتار کا آگمن ہو رہا ہے۔ اور یہ دیکھا گیا کہ بہت سے لوگ اوتاروں اور پیغمبروں کو آخری وقت تک پہچان نہیں سکتے اور وہ انکی صداقت میں شک کرتے رہتے ہیں کہ شاید یہ جھوٹا ہی نہ ہو۔ لیکن وہ لوگ جو پہچان لینگے اُن کیلئے بھی خطرہ ہے۔ کیونکہ پربھو کی یہ اپار لیلا ہے کہ بعض وقت اوتار کے پہچاننے اور جان لینے کے بعد بھی انسان کو بھرم ہو جاتا ہے اور پار ہو جانے کی بجائے وہ کنوئیں میں گرایا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اوتاروں میں کوئی فرق آجاتا ہے بلکہ یہ ہے کہ منش کی آتمک شکتی گر جاتی ہے۔ اسلئے آپ سچے ہردیہ سے بھگوان کے درشن کیلئے تیار ہو جاؤ تاکہ اسکو سویکار کر کے اپنے جیون کو پوتر کر

وصیتیں

نوٹ:۔ یہ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۷۸۴ منکہ خلیق احمد ولد صدیق احمد صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ مشین سازی عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن بریلی ڈاکخانہ بریلی ضلع بریلی صوبہ یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف میری دو دکان کے اوزار ہیں جو اندازاً -/۵۰۰ روپے کے ہیں جس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۵۰ روپے ہوتے ہیں۔ اسکی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں ادا کر دونگا۔ اسکے علاوہ میری اوسط آمد ماہوار مبلغ -/۲۰ روپے ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ -/۲ روپے ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی رقم وصیت زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو حقداروں کو ادا کرنا ضروری ہوگی۔ اسکے علاوہ جو کوئی اور میری جائیداد زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھدی ہے تاکہ سند رہے۔ اور بوقت ضرورت کام آئے

العبد خلیق احمد بقلم خود یکم اپریل ۱۹۴۳ء گواہ شد۔ محمد یوسف عفی عنہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ گواہ شد۔ اقبال علی غنی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مینٹل ہاسپٹل بریلی۔

نمبر ۶۷۸۳ منکہ انتخاب بیگم زوجہ محمد یوسف صاحب قوم شیخ قریشی عمر ۲۶ سال ساکن بریلی یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے اور نہ کسی دوسرے قسم کی کوئی آمد ہے۔ میری منقولہ اشیاء حسب ذیل ہیں (۱) جھمکیاں طلائی ۳ تولہ۔ بندے طلائی نصف تولہ۔ چمپا کلی طلائی ایک تولہ۔ پہنچی طلائی ۳ تولہ چھن طلائی ۴ تولہ۔ انگوٹھیاں طلائی ایک تولہ۔ زیور نقرئی ۱۶ تولہ۔ جھانجن نقرئی ۸ تولہ۔ لچھے نقرئی ۱۲ تولہ۔ کلپ طلائی ایک تولہ کل سونا ۱/۲ ۱۴ تولہ چاندی ۳۶ تولہ اسکے علاوہ میرا مہر دو صد روپیہ خاوند کے ذمہ باقی رہ گیا ہے۔ متذکرہ بالا تمام کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس بابت میں کچھ رقم ادا کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ وصیت میں مجرا کر دی جاوے۔ اس کے علاوہ اگر وفات کے بعد کوئی اور جائیداد وغیرہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ الراقمہ:۔ انتخاب بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد یوسف بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ اقبال علی غنی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مینٹل ہاسپٹل بریلی۔

نمبر ۶۷۸۵ منکہ حبیب احمد قریشی ولد حافظ سخاوت حسین صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۱۴ء ساکن بریلی یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اسوقت میری جائیداد ایک کوٹھی امیر دو منٹ ایریا میں ہے۔ جس کی قیمت اندازاً -/۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ اور کوئی میری جائیداد نہیں ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۵۰۰ روپیہ وصیت کرتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں ادا کر دونگا۔ اور میں فی الحال مبلغ -/۷۰ روپیہ ماہوار پر میونسپل ٹیلرنگ اینڈ کٹنگ سکول بریلی میں بحیثیت ہیڈ ماسٹر ملازم ہوں۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ سات روپے ماہوار باقاعدہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ جو ہر ماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوتا رہے گا۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دی ہے کہ سند رہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔ آمین۔ اگر کوئی رقم وصیت زندگی میں ادا نہ ہو سکے تو حقداران کو ادا کرنا ضروری ہوگی۔ یا میری زندگی یا میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ جو کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ ایچ۔ اے قریشی بحروف انگریزی۔ گواہ شد:۔ اقبال علی غنی بحروف انگریزی۔ گواہ شد:۔ محمد یوسف قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔

نمبر ۶۷۵۹ منکہ حافظ نذیر احمد ولد میاں محمد الدین صاحب قوم گجر یوال پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن بانٹھ حال کاہنہ گڑھی شاہو مکان نمبر ۱۴ احاطہ نمبر ۲ چوہدری محمد موسیٰ بلڈنگ لاہور ڈاک خانہ دولت نگر ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/ ۴۳/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت غیر منقولہ جائیداد میں سے ۱۰ کنال اراضی زرعی جو ہم چار بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ میرے حصہ کی زمین اڑھائی کنال قیمتی ڈیڑھ صد روپیہ ہے اور ایک مکان سکنی خام قیمتی دو صد روپیہ جس میں سے میرا حصہ پچاس روپیہ ہے کل دو سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میری موجودہ تنخواہ ہے۔ جو کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ الاؤنس پچیس روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو وہ میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں تو وہ میری زمین اور مکان کا حصہ ادا سمجھا جاوے گا۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر میری جو بھی جائیداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم حافظ نذیر احمد بقلم خود گواہ شد۔ فیض کریم خان سکرٹری تعلیم و تربیت حلقہ محمد نگر میو روڈ لاہور۔ گواہ شد عبدالرزاق گڑھی شاہو لاہور - ۱۱/ ۴۳/۳

نمبر ۶۷۶۹ منکہ شیخ عبدالقیوم ولد مولوی ابوالاحمد مرحوم قوم شیخ صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع جگاؤں ڈاک خانہ پورینی ضلع بھاگلپور صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے زمینداری موضع جگاؤں پرگنہ کہلگاؤں تھانہ کوتوالی جس کی تفصیل کا مجھے صحیح علم نہیں جسکی کل قیمت تخمیناً ایک ہزار روپیہ ہوگی۔ اسی زمینداری پر ایک پختہ مکان ہے جو میں اپنی بیوی کو زبانی طور پر حق مہر میں دے چکا ہوں رجسٹری کرانی باقی ہے۔ اس زمینداری کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی جمشید پور سے جنگی الاؤنس ڈال کر کے چھیاسٹھ روپیہ ماہوار ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہوگی اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ عبدالقیوم بقلم خود گواہ شد:۔ بشیر احمد چغتائی بقلم خود سیکرٹری وصایا جمشید پور ۹/۵/۴۳ گواہ شد:۔ عبدالقدیر بقلم خود ۹/۵/۴۳

نمبر ۶۷۶۳ منکہ جان محمد ولد چوہدری رحمان خان قوم گوجر پیشہ زمیندارہ عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن بھینی میلواں ڈاک خانہ کاہنووان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ / جون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت جائیداد غیر منقولہ ستائیس گھماؤں زمین ہے۔ جس میں سے کچھ حصہ غیر زرعی بھی رہا ہے باقی قابل زراعت ہے۔ نیز دس مرلہ ایک ٹکڑا سفید زمین قادیان محلہ دارالبرکات میں رہائش کے لئے ہے جسکی قیمت

خرید مبلغ ۳ صد روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں رہائشی مکانات ہیں جو دریا کے کنارے پر ہونے کے باعث مستقل نہیں سمجھی جاسکتی۔ کیونکہ پانی کے بہالے جانیکا خطرہ ہر وقت رہتا ہے۔ تاہم اسکی قیمت مبلغ تین صد روپیہ ہے۔ اس سب جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں اپنی وصیت کردہ زمین کی قیمت ادا کر دوں تو اس زمین پر قبضہ رکھونگا ورنہ صدر انجمن احمدیہ اسکی ہر طرح سے مالک ہے اور میرا کوئی رشتہ دار اس میں حارج نہیں ہوسکتا۔ نیز اقرار کرتا ہوں کہ اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ خاکسار جان محمد احمدی گواہ شد:۔ نور احمد کلرک بیت المال قادیان گواہ شد:۔ محمد نذیر قریشی مبلغ سلسلہ احمدیہ ساکن محلہ دار الرحمت قادیان ۱۲ ۶/۴۳

نمبر ۶۷۸۸ منکہ خورشید بیگم زوجہ صفدر علیخان ولد فتح محمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ جون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد میرا حق مہر مبلغ -/۱۰۰ یکصد روپیہ ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں اس میں سے مبلغ پندرہ روپیہ یکمشت اپنی وصیت میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے علاوہ کوئی رقم اپنی زندگی میں ادا کر کے رسید حاصل کر لوں تو اسے حصہ وصیت سے منہا سمجھا جاویگا۔ اور اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ:۔ خورشیدہ بیگم۔ گواہ شد صفدر علیخان سکرٹر تعلیم و تربیت۔ گواہ شد محمد احمد عفی اللہ واقف تحریک جدید قادیان۔ گواہ شد سید عبداللہ شاہ موصی نمبر ۴۸۴۳۔ محمد خان انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۶۷۹۳ منکہ مبارک بی بی زوجہ غلام نبی صاحب زمینہ ارائیں پیشہ زمینداری۔ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن بھاگووال ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے اور مہر ایک سو روپیہ ہے۔ اس کا میں دسواں حصہ بطور وصیت ادا کرتی ہوں۔ اگر میری زندگی میں اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کو بھی ادا کرتی رہونگی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط الامۃ:۔ نشان انگوٹھا مبارک بی بی موصیہ موضع بھاگووال۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی موصی موضع گکھانوالی ڈاک خانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقلم خود علی محمد ۱۷ ۵/۴۳ گواہ شد:۔ چوہدری غلام نبی ولد چوہدری نواب خان موصی صحابی خاوند موصیہ مبارک بی بی ۱۷/۵/۴۳

نمبر ۶۷۵۸ منکہ جلال الدین ولد میاں فیروز الدین مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری ملکیت میں کوئی جائداد منقول یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اب ایک سو روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہونگا۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت [illegible] کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا کوئی جز یا اسکی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جز حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط العبد:۔ جلال الدین بقلم خود۔ گواہ شد:۔ ظہور احمد دار الرحمت قادیان۔ گواہ شد:۔ محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ!

لنڈن ۲۸ جون۔ ہٹلر نے جرمن یو بوٹوں کے بیڑے کے ایک بڑے حصے کو جرمنی اور اٹلی کے اڈوں میں واپسی کا حکم دے دیا ہے تاکہ اتحادی بیڑے کے حملے کو روکا جا سکے۔ الجیریا ریڈیو کا بیان ہے کہ بحیرہ اسود میں قلعہ بندیاں تیار کرنے کے لئے یونانیوں یہودیوں اور روسیوں کو متواتر بھیجا جا رہا ہے۔ دشمن ریڈیو کا بیان ہے کہ یورپ کے مختلف ساحلوں پر سو ڈویژن جرمن فوج کھڑی ہے۔

سٹاک ہالم ۳۰ جون۔ امریکہ کے بہت سے جنگی جہاز بحیرہ روم میں پہنچ گئے ہیں۔ اور برطانی بیڑے میں شامل ہو چکے ہیں۔ ان جنگی جہازوں کے آنے سے اطالویوں کو اب پختہ یقین ہو گیا ہے کہ اتحادی عنقریب یورپ پر حملہ کرنے والے ہیں۔

امرتسر ۲۸ جون۔ انڈین ٹیکسٹائلز ایسوسی ایشن نے گورنمنٹ ہند کے کامرس ممبر کو تار بھیجا ہے کہ کپڑے کے کنٹرول آرڈر کے سلسلہ میں سٹاک کو ختم کرنے کے لئے وقت کا جو تعین کیا گیا ہے اسے ہٹا دیا جائے۔

دہلی ۲۸ جون۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ملایا اور سنگاپور میں برطانی حکومت کے وقت جو مقامی سلطان تھے۔ انہیں جاپانیوں نے معزول کر دیا ہے۔ اور ان کی جگہ جاپانی گورنر مقرر کئے گئے ہیں۔ سلطانوں کو محض مشیر کی حیثیت دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۸ جون۔ حکومت ہند چینی نے ایک اعلان کے ذریعہ ۱۳ جون سے ۱۸ اور ۴۰ سال کے درمیانی عمر والے باشندوں کو جبری طور پر بھرتی کرنے کا اعلان کیا ہے ان سے ہر قسم کا ایسا کام لیا جائیگا جس سے جنگی کار کو تقویت ملے۔

لاہور ۲۸ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ سرکاری ملازمین کے مہنگائی الاؤنس میں کچھ اور اضافہ کر کے ان کی مدد کی جائے۔

استنبول ۲۸ جون۔ چار جرمن جہاری کشتیاں باسفورس میں سے گذر کر بحیرہ ایجین میں داخل ہو گئی ہیں۔ موجودہ ضوابط کی رو سے یہ کشتیاں باسفورس میں سے گذر سکتی ہیں۔ کیونکہ غیر مسلح تھیں۔ تاہم ان کشتیوں پر توپ رکھنے کے لئے پلیٹ فارم موجود ہیں۔ ممکن ہے کہ ان کشتیوں کو یونانی جزیروں میں کمک پہنچانے کے لئے یا ان جزیروں کو خالی کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

نیویارک ۲۸ جون۔ ساحلی علاقوں میں سیر و تفریح کرنے والوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ موسم گرما میں اندھیرے کے بعد ساحلی علاقوں میں نہ ٹھہریں کیونکہ احتمال ہے۔ کہ اس موسم میں دشمن کے ایجنٹ یو بوٹوں سے اتر سکتے ہیں۔ متعدد مرتبہ ساحل پر گشت لگانے والے دستوں نے مشتبہ اشخاص پر گولی چلا دی۔ اس لئے عوام کو متنبہ رہنا چاہیئے۔

لاہور ۲۸ جون۔ مسٹر ولیم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کیمبلپور (اٹک) کو پنجاب گورنمنٹ نے سپیشل مجسٹریٹ مقرر کیا ہے۔ جو خواجہ نذیر احمد سابق سپیشل آفیشل ریسیور پنجاب کے خلاف مقدمات کی سماعت کریں گے۔

لنڈن ۲۸ جون۔ الجیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۴۰ء کے بعد پچاس ہزار فرانسیسی یرغمالوں کو یا گولی مار دی گئی یا انہیں پھانسی پر چڑھا دیا ہے۔ چار لاکھ فرانسیسیوں کو جیلوں یا نظر بندوں کے کیمپوں میں رکھا گیا ہے۔ جب سے جرمنی نے فرانس پر قبضہ کیا ہے۔ بیس لاکھ فرانسیسی سردی۔ تپ دق اور دیگر بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ نوجوان جرمنوں کے مظالم سے ڈر کر پہاڑوں میں اپنا سر چھپا رہے ہیں۔

لنڈن ۳۰ جون۔ برطانی طیاروں نے مغربی جرمنی میں کولون اور ہمبرگ پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ کولون میں دشمن کے طیاروں نے سخت مقابلہ کیا۔ اس سے قبل اتنے طیارے کبھی مقابلہ پر نہ آئے تھے۔ کل شام بھی بہت سے طیارے یورپ کی طرف جاتے دیکھے گئے۔ مگر ابھی معلوم نہیں ہو سکا کہ انہوں نے کہاں حملہ کیا۔ کولون پر حملے کے علاوہ ڈوور کی کھاڑی سے تین میل کے فاصلہ پر دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر حملہ کیا گیا۔ ایک جہاز اور دو تارپیڈو کشتیوں کو برباد کر دیا گیا۔ امریکن طیاروں نے اٹلی کی اہم بندرگاہ لیگ ہارن پر حملہ کیا اور ۹ منٹ تک بموں کی موسلا دھار بارش کی چار سپلائی جہازوں کو سخت نقصان پہونچا۔

لنڈن ۲۹ جون۔ الجیرس میں فرنچ نیشنل کمیٹی کا اجلاس جنرل جیرو کی صدارت میں منعقد ہوا۔

لنڈن ۳۰ جون۔ ٹیونیشیا میں معجز الباب کے محاذ پر غیر معمولی شجاعت دکھانے کی وجہ سے دو برٹش افسروں کو وکٹوریا کراس دیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک دشمن کی سخت گولہ باری کے باوجود پانچ گھنٹے تک اس مقام کی طرف برابر بڑھتا گیا جسے چھیننے کا اُسے حکم دیا گیا تھا۔ اسے ایک گولی بھی لگی۔ مگر اس نے پروا نہ کی۔

دہلی ۲۹ جون۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی طیاروں نے اکیاب میں جاپانی ٹھکانوں پر خوب بمباری کی۔ دریائے ایراوادی اور کلاڈان میں دشمن کی کشتیوں پر بھی بمباری کر کے کم سے کم پچاس کشتیوں اور ایک سٹیمر کو نقصان پہونچایا گیا۔

بمبئی ۲۹ جون۔ آج یہاں سوتی کپڑے کے کنٹرول بورڈ کی اہم میٹنگ ہوئی۔ آٹھ سب کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔

لنڈن ۳۰ جون۔ برطانی طیاروں نے

یکم جولائی کو پھر جلسہ ہوگا۔

ماسکو ۲۹ جون۔ رُوسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ لینن گراڈ کے آس پاس آج کل بڑے زور کی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ اور روسی طیارے دشمن کی رسد اور کمک کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے اوریل کے ریلوے جنکشن پر کل سخت بمباری کی۔ میدانی لڑائیوں کی کوئی خاص خبر نہیں آئی۔

چنگنگ ۳۰ جون۔ چینی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یانگ سی کے محاذ پر چینیوں کو خاص کامیابی ہوئی ہے۔ اب Luchiakow کے شہر کے اکثر حصہ پر چینیوں کا قبضہ ہے۔ اور بچے کھچے جاپانیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔

کلکتہ ۳۰ جون۔ بنگال گورنمنٹ نے بجلی کے نرخوں میں ۲۵ فیصدی اضافہ کی منظوری دے دی ہے۔

کینبرا ۳۰ جون۔ آسٹریلیا میں فیڈرل انتخابات ۲۱ اگست کو شروع ہوں گے۔

امرتسر ۲۸ جون۔ کپڑے کی مارکیٹیں تین دن کے ناغہ کے بعد آج کھلنے والی تھیں لیکن آج بھی بند رہیں۔ بیوپاری سخت گھبرائے ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے ایک ماہ تک ہڑتال کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر اب یہ تجویز ان کے زیر غور ہے۔ کہ مارکیٹ ہفتہ میں ایک دن کھلا کرے۔ یہ تدابیر کپڑے کے نرخوں کو گرنے سے روکنے کے لئے اختیار کی جا رہی ہیں۔ اب تک کپڑے کے نرخوں میں ۴۰ فیصدی کمی ہو چکی ہے۔ کارخانوں سے مال آ رہا ہے۔ اس کے آنے پر بازار اور بھی گرے گا۔ فصل کا موسم گزر گیا ہے۔ اس لئے بیوپاریوں کی خریداری بھی بند ہے۔ ان حالات میں بیوپاریوں کو اندیشہ ہے۔ کہ ۳۱ جولائی تک بھاؤ ۲۵ فیصدی اور گھٹیں گے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر